حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوصافِ جمیلہ کا
مجموعہ
انوارِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلفہ
مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی
شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کمالاتِ جلیلہ

انوارِ جمالِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز اردو بازار لاہور ۲

بے اختیار اُسکی بندگی بجالاتاہے یا وصول سے بہشت مراد ہے کہ مقام عشرت و راحت ہے نہ مقام محنت و مشقت آور یہ بات کہ فقیر کے مذہب میں کسی کو بُرا سمجھنا جائز نہیں علی العموم صحیح نہیں مذمت شیطان اور ابولہب اور قارون و فرعون و ہامان کی قرآن میں بتصریح موجود ہے اور ایمان لانا اُس پر واجب سالک تمام ذرات عالم کو آئینہ جمال مطلق کا جانتاہے اور سب سے صلح کرتاہے کسی کو بُرا نہیں کہتا اور بُرا نہیں سمجھتا جب مرتبہ فرق و تمیز کہ عبارت اسلام طریقت سے ہے حاصل ہوتاہے اُسوقت مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر اور اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا جانتاہے جیسا کہ سلوک سے پہلے جانتا تھا اسی لئے کہتے ہیں النهاية هي الرجوع الى البداية پس جو بات عالم سکر میں معلوم ہوتی ہے اُسکو عقیدہ اور حقیقت نہیں کہہ سکتے عقیدہ یہ ہے ف لا یستوی اصحٰب النار و اصحٰب الجنة اصحاب الجنة هم الفائزون

قرآن کا بیان

امر دوم ان تینوں مرتبوں میں تلازم ہے ایک بے دوسروں کے صحیح نہیں باطن بے ظاہر حیلہ بازی اور ظاہر بے باطن سخن سازی ہے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بينهما فقد تحقق پس ظاہر بے باطن ناتمام ہے اور باطن بے ظاہر ناقص اور جامع دونوں کا عالی مقام اور اس عبارت میں ایک نکتہ لطیف ہے کہ اول کو فاسق اور دوسرے کو زندیق فرمایا اسلئے کہ جو شخص حقیقت معاملہ سے واقف نہیں ہوتا اکثر خطا میں مبتلا ہوتاہے اور عمل سے محروم رہتاہے اور جو کرتاہے تو اُس فعل میں لطف نہیں پاتا چھوڑ دیتاہے اور دوسرے پر اگر کوئی نکتہ ظاہر ہوتاہے اسقدر غرور و پنداشت میں گرفتار ہو جاتاہے کہ ایمان بھی ہاتھ سے کھو دیتاہے اور کلمات کفر اور شرک کی باتیں زبان پر لاتاہے اور اُنکو تصوف اور فقیری سمجھتاہے اسی لئے کہتے ہیں کہ اول علم ظاہر حاصل کرے پھر تصوف کو دیکھے کہ شریعت سے رجوع الی التصوف آسان ہے من عمل بما علم اورثه الله علم ما لم يعلم اور بالعکس نہایت دشوار کہ جب شیطان لعین نے آدمی کو کفر اور خلاف شرع پر مضبوط کر دیا اور عقیدہ اُسکا بگاڑ دیا تو اب حق کیطرف رجوع مشکل ہے پانی اسی درخت کو ہرا کر سکتاہے جس میں رطوبت اصلیہ باقی ہے جو بالکل خشک ہو گیا وہ کیونکر ہرا ہو سکتاہے اے عزیز طلب طریقت کی بے شریعت کے ایسی ہے جیسے کوئی شخص بے سیڑھی کوٹھے پر چڑھنا چاہے پس جو لوگ کہ خلاف شریعت پر اصرار رکھتے ہیں اور وقت مواخذہ و اعتراض کے کہتے ہیں کہ شراب پینا ناچ دیکھنا رنڈی لونڈی کیساتھ خلوت میں بیٹھنا سر پر عورتوں کی طرح چوٹی رکھنا شریعت میں منع ہے ہم لوگ اہل طریقت ہیں ہم کو پیروی شریعت کی ضرور نہیں قرآن و حدیث اہل شرع پر حجت ہیں ہم کشف و الہام سے مطلب کو دریافت کر سکتے ہیں یہ لوگ اپنے دین و ایمان کو برباد کرتے ہیں اور شیطان کے دام فریب میں پھنسے ہوئے ہیں ہر مطلب کی ایک راہ مقرر ہے بے اتباع شریعت طریقت حاصل نہیں ہوتی اور بے پیروی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دولت ہات نہیں آتی اگر یہ دولت محنت اور ریاضت سے بے اتباع شریعت ہات آتی برہمنوں اور جوگیوں کو بھی میسر ہوتی اسی واسطے کہتے ہیں کہ جو کشف یا خارق بے پیروی شریعت کے حاصل ہوا استدراج ہے اور جس بات کو شریعت قبول نہ کرے باطل ہے كل حقيقة ردته الشريعة فهو زندقة اور سرورِ عالم سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد آور جو باوجود پیروی شرع کے ہزار ظلمت پیش آویں انجام بخیر ہے کہ شریعت اپنے پیرو کو راہ تک پہنچا دیتی ہے اور مقصود سے ملا دیتی ہے اللہ تعالی فرماتاہے واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ف قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور باذنه ويهديهم الى صراط مستقيم خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ تحقیق آیا

تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب نے کھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے اُس شخص کو جو اُس کی رضا ڈھونڈتا ہے
راہیں سلامتی کی اور نکالتا ہے اُسے تاریکیوں سے طرف نور کے اپنے حکم سے اور دکھاتا ہے اُنکو سیدھی راہ ف یاایھا الناس قد
جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمة للمومنین تحقیق آئی تمہارے پاس تمہارے رب
کی طرف سے نصیحت اور شفا اُس چیز کیلئے جو سینوں میں ہے اور ہدایت ورحمت واسطے ایمان والوں کے ف کتاب انزلناہ مبارک
لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب یہ کتاب ہم نے اُسے اُتارا مبارک تا اُسکی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت قبول کریں
ف فلا وربک لایومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما
قسم تیرے رب کی وہ مسلمان نہ ہوونگے جبتک تجھے اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ کریں اور پھر تیرے حکم سے اپنے دل میں تنگی نہ لائیں اور
اُسکو تسلیم نہ کریں ف لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة تمہارے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی ہے ف
ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا جو کچھ رسول تم کو دے لو اور جس سے منع کرے باز رہو ف فان تنازعتم
فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاٰخر ذلک خیر واحسن تاویلا اگر تم آپس میں جھگڑو تو
خدا ورسول کیطرف لیجاؤ اگر تم خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اچھی تاویل ف ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم
بیشک یہ قرآن بہت سیدھی راہ دکھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ت ک قرآن خدا کی میزبانی ہے اُسکی ضیافت قبول کرو
ت وہ فصل ہے نہ ہزل جو اُسکے سوا اور سے راہ ڈھونڈے خدا اُسکو گمراہ کرے وہ خدا کی رسی ہے اور محکم نصیحت اور سیدھی راہ بس
جو اُس سے کہتا ہے سچا ہے اور جو اُس پر عمل کرتا ہے ثواب پاتا ہے اور جو اُسکے مطابق عمل کرتا ہے عادل ہے اور جو اُسکی طرف بلاتا ہے
سیدھی راہ دکھاتا ہے ت ن جو قرآن کی پیروی کرے گا نہ دنیا میں بھکے گا اور نہ آخرت میں بدنصیب رہے گا۔ ط میں تم میں دو چیزیں
چھوڑتا ہوں اگر اُنھیں مضبوط پکڑو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک کتاب خدا کی دوسری سنت اُسکے رسول کی اور ایک روایت میں ہے
کتاب اللہ اور عترت اپنی ح ق قرآن شافع اور مشفع اور فاصل ہے جو اُسے آگے کرے اُسکو بہشت میں لیجائے اور جو اُسے پیٹھ کے
پیچھے ڈالے اُس کو دوزخ کی طرف ہنکالے و ت اس قرآن کو لازم پکڑو پس جس چیز کو اُس میں حلال پاؤ اُسے حلال سمجھو اور
جسے اُس میں حرام پاؤ حرام جانو اے عزیز علم اولین وآخرین قرآن میں موجود ہے بعض علما نے ایک لطیفہ عجیبہ لکھا ہے کہ ابتدا قرآن
کی بار بسم اللہ سے اور انتہا اُسکی س والناس پر ہے یعنی قرآن بس ہے باقی ہوس ارشاد ہوتا ہے ف اولم یکفھم انا انزلنا علیک
الکتٰب یتلیٰ علیھم ط ان فی ذلک لرحمة وذکریٰ لقوم یؤمنون کیا اُنھیں کفایت نہیں کرتی یہ بات کہ اُتاری ہم نے تجھ پر
کتاب پڑھی جاتی ہے اُن پر اُس میں رحمت ونصیحت ہے ایمان والوں کیلئے علاوہ ازیں جو چیز الہام سے ثابت ہو ظنی ہے اور حکم قرآن
یقینی ہے وقد اتاک یقین غیر ذی عوج + من الالہ وقول غیر مکذوب۔ اور ظن یقین سے معارض نہیں ہوسکتا
ف فان الظن لا یغنی من الحق شیئا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کانت فترته الی سنتی فقد اھتدی
ومن کانت فترته الی غیر ذلک فقد ھلک جس کی فترت میری سنت کی طرف ہو وہ راہ پائے اور جس کی فترت میری سنت
کی طرف نہ ہو وہ ہلاک ہو جاوے ع جسے قرآن وحدیث یاد ہے اُسکے دونوں مونڈھوں میں پیغمبری درج کی گئی ہے مگر اُس پر وحی
نہیں کیجاتی اور حدیث میں ہے ت میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے جو تنہا ہوا دوزخ میں پڑا جہ

سواد اعظم کی پیروی کرو بل وہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اُس نے ربقہ اسلام کا اپنی گردن سے نکال ڈالا طریقہ محمدیہ میں رسالہ امام قشیری سلم سے نقل کرتے ہیں کہ سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوا پیروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہیں بند ہیں جاہل قرآن و حدیث سے پیروی کے قابل نہیں اسواسطے کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن و حدیث ہے اور حضرت سری سقطی قدس سرہ سے منقول ہے کہ صوفی وہ ہے کہ نور معرفت اس کے تقویٰ میں خلل نہ ڈالے کوئی بات خلاف شریعت کے نہ کہے اپنی زور کرامت سے حرام شرعی کو حلال نہ ٹھیراوے آور سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی کو بزور کرامت ہوا پر اڑتے دیکھو اگر شریعت پر قائم نہیں اُسے کامل نہ سمجھو ایک شخص مشہور بکرامت تھا آپ اُس کے پاس گئے اُس نے قبلہ کیطرف تھوکا فوراً لوٹ آئے اور اُس سے کلام تک نہ کیا اور فرمایا یہ شخص آداب شریعت سے واقف نہیں خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو بات میرے دل میں آتی ہے اُسکو شریعت پر پیش کرتا ہوں اگر قرآن و حدیث کے مطابق پاتا ہوں مانتا ہوں ورنہ وسوسہ نفس کا سمجھتا ہوں ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد کرتے ہیں کہ نشانی محبت خدا کی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ چار باتوں نے تجھے اسرار سے خبردار اور اپنے امثال سے افضل کر دیا خدمت صالحین اور محبت آل و اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین اور خیر خواہی اہل اسلام اور اتباع سنت ابو سعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو باطن ظاہر کے خلاف ہے باطل ہے محمد بن فضل کہتے ہیں کہ چار گروہ اسلام کو کھو دینگے ایک وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور نہیں کرتے دوسرا نہیں جانتے کرتے ہیں تیسرا جو کچھ کرتے ہیں اُسے نہیں سیکھتے چوتھے وہ لوگ کہ اوروں کو کرنے سے روکتے ہیں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین گروہ دین و مذہب کو بدلتے ہیں سلاطین اور فقرا اور علما خواجہ بسطام رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب سر میرا آسمان و زمین اور بہشت و دوزخ سے گزر کر فضائے پاک حدیث میں پہنچا دیکھا تو خودی موجود تھی فریاد کی الٰہی اسکا کیا علاج ہے حکم ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر اُنکے خاک قدم کا سرمہ اپنے چشم امید میں لگا جب اس بلا سے نجات پائیگا تاریخ اسے معراج بایزید کہتے ہیں خواجہ جنید رحمۃ اللہ کو وقت انتقال کے ایک مرید نے وضو کرایا داڑھی میں خلال کرنا بھول گیا آپنے اُسکا ہات پکڑ کے داڑھی میں پھیر دیا و اس سنت کو بھی ادا کر لیا اخبار الاخیار شیخ نصیر الدین قدس سرہ مجلس میں بیٹھے تھے کہ راگ و مزامیر شروع ہوئے آپ اُٹھ کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا بیٹھئے فرمایا خلاف سنت ہے کہا آپ کے پیر سنتے ہیں فرمایا دلیل کتاب و سنت سے چاہئے نہ قول و فعل پیر سے جب یہ خبر حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی فرمایا نصیر الدین سچ کہتا ہے مولانا ضیا ء الدین حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کو ہمیشہ راگ سننے کی ممانعت کرتے اُنکے انتقال کیوقت عیادت کیواسطے تشریف لے گئے مولانا نے اپنی پگڑی بھیجدی کہ اسے آپ کے قدموں تلے بچھا دو آپنے اُسے چوم کر سر مبارک پر رکھ لیا جب مولانا نے انتقال فرمایا کہا یہ شخص حامی شریعت تھا افسوس کہ اب کوئی آدمی ایسا نہ رہا جو دین کی حمایت کرے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی دانست میں کوئی سنت ترک نہ کی سوا اسکے کہ لوگوں نے مجھے سوار ہوکر ---- تاریخ بلاد خانی میں لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ سے خواب میں ارشاد کیا تو میرے دین کا مددگار ہے اور ایک سنت میری سنتوں سے یعنی نکاح کو چھوڑتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سنت کو ترک نہ کرتے یہاں تک کہ مکہ و مدینہ کی راہ میں ایک درخت کے تلے حضرت نے قیلولہ فرمایا تھا جب اُس طرف سے گزرتے آپ بھی قیلولہ کرتے صوفیہ فرماتے ہیں کہ آج جو راہ شریعت پر ثابت قدم ہے قیامت کے دن صراط پر قائم رہے گا اور جو خط مستقیم شرع سے ذرا بھی جاتا ہو جائیگا

جس قدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور ہوتا جائے گا۔ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کیں راہ کہ تو میروی بترکستانست + شیخ شہاب الدین احمد مغربی برنسی قواعد الطریقۃ فی الجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ میں نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے اپنے مرید سے کہا پانی ٹھنڈا کرکہ ٹھنڈا پانی دل سے شکر نکالتا ہے اُس نے عرض کیا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے برتن پر دھوپ آگئی تو انھوں نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے حظ نفس کیلئے پانی کا برتن اٹھاؤں فرمایا وہ صاحب حال ہیں اُنکی پیروی نہیں ہوسکتی مشائخ طریقت نے اجماع کیا ہے کہ اگرچہ اہل سکر و جذب معذور ہیں مگر راہ سالم یہ ہے کہ شریعت پر استقامت رکھے اور اسرار توحید وغیرہ ظاہر نکرے منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جب دعویٰ انا الحق کیا اور علما و مشائخ میں اُنکے معاملہ میں اختلاف واقع ہوا جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکے حبس و نہب کا اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کا فتویٰ دیا انھوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کے حق میں میرا قتل ہی بہتر ہے تا اوروں کو عبرت ہو ایک روز خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خبر پہنچی کہ تین دن سے نوری نے کچھ نہیں کھایا اللہ اکبر اللہ اکبر وجد میں کہتے ہیں فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش میں آجاتے ہیں پھر بیہوش ہوجاتے ہیں فرمایا الحمد للہ حال اُن کا صحیح ہے اور خلاف شرع سے محفوظ ہیں اے عزیز جب کہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کی پیروی کا حکم دیں اور اُسکے خلاف کو باطل اور ضلالت اور موجب ہلاک فرمادیں اور مقتدایان صوفیہ اور پیشوایان دین نجات حقیقی اُسکے اتباع میں منحصر جانیں اور ہمیشہ اُسکی پیروی کرتے رہیں تو ان متصوفان خامکار اور مدعیان بدکردار کے انکار کا کیا اعتبار ہے جنید و شبلی اور کرخی و سقطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر نماز پڑھتے رہے ہیں ان کو ترک نماز کی اجازت کہاں سے حاصل ہوئی سلف سے اب تک جتنے کامل گزرے شرع پر ثابت قدم رہے اور فلاح اور نجات اور خیر و خوبی معاش اور معاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں منحصر جانتے رہے اور مخالفت سنت کو سبب خرابی دنیا و آخرت کا سمجھتے رہے۔ عزیزے کہ از درگہش سر بتافت + بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت۔ او دلیل تو بس تو راہ مجو + او زبان تو بس تو یاوہ مگو + ہرچہ او گفت راز مطلق داں + ہرچہ او کرد کردہ حق داں + خاک او باش بادشاہی کن + آن او باش ہرچہ خواہی کن + ہر کہ او نیست خاک بردر او + گر فرشتہ است خاک بر سر او۔

شریعت و طریقت کا بیان

امر سوم جس طرح بے اتباع شریعت طریقت ہاتھ نہیں آتی اسیطرح بے اُسکی پیروی کے طریقت پر قائم رہنا محال ہے شریعت مانند نیو کے اور طریقت مثل دیوار کے ہے دیوار جس قدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف اُسکو احتیاج زیادہ ہوتی جاتی ہے اور نیو کے خراب ہوتے ہی دیوار بھی گرجاتی ہے احکام شرع بمنزلہ درخت کے ہیں اور معارف طریقت و حقیقت مشابہ پھل کے جبتک درخت قائم ہے ثمر بھی متوقع ہے جب درخت سوکھ جائے ثمر کہاں سے آئے یہ بات کہ شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل میں پہنچ جاتا ہے اُسے راہ سے کچھ کام نہیں رہتا مراد نماز و روزہ سے یہ ہے کہ عالم غیب کیطرف توجہ حاصل ہو جو اُس طرف سے کسی وقت غافل نہیں اُسے نماز و روزہ سے کیا فائدہ فریب نفس اور وسوسہ شیطان ہے نفس اباحت پسند ہے بالطبع متنفر ہے آدمی اپنا ایمان کھو دیتا ہے مگر پابندی گوارہ نہیں کرتا اور شیطان جب آدمی کو کشف و کرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اُسکے دام میں پھنس جاتے ہیں اور نماز و روزہ چھوڑ دیتے ہیں نہیں جانتے کہ شیطان اُن سے اپنی پیروی ہے اور اس حیلہ سے اُنکو اپنا سا کیا چاہتا ہے اُس نے بھی یہی کہا تھا کہ جب میں فرشتوں کا اُستاد ہوگیا آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی مجھے کیا حاجت رہی۔ کیا اُنھیں معلوم ہے کہ نماز و روزہ میں سوا اسکے کچھ فائدہ نہیں سب علم اُنھیں حاصل نہوا ف وما اوتیتم من العلم الا قلیلا نہ جانا اور بات اور تھوڑا اور بات عقلمندی یہ ہے کہ جس حکم کی حکمت نہ سمجھے اُسے عبث نہ جانے کہ حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اگر نماز